Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — بروز جمعہ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۲ محرم ۱۳۹۳ھ ، ۱۶ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش ، ۱۶ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۵ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت ناحال ناساز ہے ۔ رات سے سر میں شدید درد کی تکلیف ہے ۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے توجہ سے دعائیں جاری رکھیں ۔

مربیان سلسلہ احمدیہ کا سالانہ امتحان

مربیان سلسلہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سالانہ امتحان ۱۶ اپریل ۱۹۷۳ء کو ہوگا ۔ نصاب حسب ذیل ہوگا :۔

(۱) براہین احمدیہ حصہ پنجم

(۲) انجام آتھم ۔

ابھی سے تیاری شروع کر دیں ۔ تاکہ تاریخ مقررہ پر امتحان ہو جائے اور سالانہ ترقیاں بر آمد ہو سکیں ۔

(ناظر اصلاح ارشاد)

اجتماعی وقارِ عمل !

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام بتاریخ ۱۶ فروری بروز جمعہ بوقت [illegible] بجے صبح مسجد اقصیٰ کے شمالی جانب اجتماعی وقارِ عمل ہو رہا ہے ۔ تمام خدام سے گذارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس وقارِ عمل کو کامیاب بنائیں اور بروقت تشریف لائیں ۔

(ناظم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

جدید پریس کی عمارت کا سنگِ بنیاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں ایک جدید پریس لگائے جانے کا اعلان فرمایا تھا ۔ اس پریس کے لئے تعلیم الاسلام کالج کے مشرقی جانب پہاڑی کے دامن میں چار ایکڑ زمین تجویز ہو چکی ہے ۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۸ ماہ رواں بروز اتوار بوقت گیارہ بجے سنگِ بنیاد رکھیں گے ۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس پریس کے قیام کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس پریس سے قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب طبع ہو کر دُنیا کو منوّر کر دیں ۔ (خاکسار ابو المنیر نور الحق سیکرٹری نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز لمیٹڈ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُسلمان وہ ہے، جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دے

یعنی اپنے آپکو خدا کے ارادوں کی پیروی کیلئے اور اسکی خوشنودی کے حصول کی خاطر وقف کردے

”واضح ہو کہ لغتِ عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں ۔ اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہیں جو اِس آیت کریمہ میں اُس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؁ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اُس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اُس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے اور اپنے وجود کی تمام طاقتیں اُس کی راہ میں لگا دیوے ۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے ۔

اعتقادی طور پر اِس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اُس کی اطاعت اور اُس کے عشق اور محبت اور اُسکی رضامندی حاصل کرنے کیلئے بنائی گئی ہو ۔ اور ”عملی“ طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوّت سے متعلّق اور ہر ایک خدا داد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے مگر ایسے ذوق اور شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے ۔

پھر بقیّہ ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ جس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبّتِ ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمالِ حسنہ اُس سے صادر ہوں وُہی ہے جو عند اللہ مستحقِ اجر ہے اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم رکھتے ہیں ۔ یعنی ایسے لوگوں کے لئے نجات نقد موجود ہے ۔“

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷، ۵۸)

پبلشر :۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر :۔ سیّد عبد الحی ۔ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶؍ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ ھش

پاکستان کو پیش آنے والے خطرات کی نشان دہی

پاکستان کی نئی اسلامی مملکت آج سے قریباً چھبیس سال پیشتر خدائی مشیت کے ماتحت معرضِ وجود میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے قائدِ اعظم کی قیادت میں مسلم لیگ کی کوششوں کو بار آور کیا، اور اِس طرح دنیا کے نقشہ پر مسلمانوں کی ایک نئی مملکت اُبھری۔ اِس صدی میں مسلمانوں کی سیاسی تاریخ کا یہ سب سے اہم اور انتہائی دُور رس نتائج کا حامل ایک انقلاب انگیز واقعہ تھا۔

دنیا اس پر حیران اور ششدر ہوئے بغیر نہ رہی۔ اِس میں شک نہیں یہ کارنامہ قائدِ اعظم کی غیر معمولی سیاسی بصیرت اور قائدانہ صلاحیت کا مرہونِ منت تھا۔ جن مشکل اور صبر آزما مراحل میں سے گزر کر آپ نے قوم کو منزلِ مقصود پر پہنچایا تھا اُن کے صحیح ادراک اور ذاتی تجربہ و مشاہدہ کی بناء پر آپ سے زیادہ اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ اِس نئی مملکت کو آگے چل کر کیا کیا اندرونی اور بیرونی خطرات پیش آسکتے ہیں۔ اِس لئے آپ نے قیامِ پاکستان کے معاً بعد قوم کو ان خطرات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ قیامِ پاکستان کے بعد سربراہ مملکت کی حیثیت سے آپ نے جو تقریریں کیں یا قوم کے نام جو پیغامات دئے ان میں سے کوئی ایک تقریر اور پیغام بھی ایسا نہیں ہے جس میں آپ نے قوم کو ان خطرات سے خبردار کر کے ان سے پاکستان کو محفوظ و مامون بنانے کے طریقوں پر روشنی نہ ڈالی ہو۔

قائدِ اعظم کے ان ارشادات کو اوّل دن سے ہی حرزِ جان بنانا اور ان پر صدقِ دل سے عمل پیرا ہونا قوم کا اولین فرض تھا اور آج بھی ہے۔ بالخصوص اِس زمانہ میں جبکہ وہ تمام اندرونی اور بیرونی خطرات جن کی قائدِ اعظم نے اوائل ہی میں نشاندہی کر دی تھی کُھل کر سامنے آگئے ہیں اور ان سے لاپرواہی اور بے اعتنائی برتنے کے نتیجہ میں بہت کچھ نقصان پہنچ چکا ہے ہم قائدِ اعظم کے بعض ارشادات اعادہ اور یاد دہانی کے طور پر ذیل میں پھر درج کرتے ہیں تاکہ سروں پر منڈلانے والے خطرات کو دیکھ کر ان ارشادات کی قدر و قیمت کا احساس اُجاگر ہو سکے اور قوم میں ان کے مقابلہ کا عزم بیدار ہو سکے۔ قائدِ اعظم کے یہ ارشادات محکمہ مطبوعات و فلمسازی حکومت پاکستان کے شائع کردہ کتابچہ "بابائے قوم نے فرمایا" سے ماخوذ ہیں۔

قائدِ اعظم نے اُس سب سے بڑے خطرہ کا ذکر کرتے ہوئے جو اِس نئی مملکت کو پیش آسکتا تھا اور اُن عناصر کی نشاندہی کرتے ہوئے جن کی طرف سے یہ خطرہ لاحق ہو سکتا تھا فرمایا:-

"کیا آپ پاکستان حاصل کرنے کے بعد اپنی نادانی سے اسے تباہ بھی کرنا چاہتے ہیں؟ ــــ یہ نہ سمجھئے کہ یہ کوئی ایسی صورتِ حال ہے جو آسانی سے سمجھ میں نہ آسکے۔ مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے دشمن اِس صورتِ حال سے فائدہ اُٹھانا خوب جانتے ہیں۔ وہ پاکستان کی مخالفت میں ناکام رہے اور اپنی ناکامی پر کھسیانے ہو کر وہ اب اِس تاک میں ہیں کہ خود پاکستان کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اِس مملکت کو تباہ کر دیں۔ اِس سلسلہ میں وہ خاص طور پر اِس کوشش میں ہیں کہ صوبائی تعصب کو زیادہ سے زیادہ ہوا دی جائے۔ . . . ان کا مقصد پاکستان کو توڑ پھوڑ دینا اور برباد کرنا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ چوکنے اور ہوشیار رہیں تاکہ آپ پھنس نہ جائیں۔" (ص ۲۶، ۲۷)

پھر آپ نے اِس امر کو کسی قدر وضاحت سے بیان کرتے ہوئے کہ پاکستان کے وجود کو خطرہ کن اطراف اور کن افراد کی طرف سے لاحق ہو سکتا ہے مزید فرمایا:-

"یہاں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اِس جدوجہد میں ہماری ذرہ برابر مدد نہیں کی بلکہ ہماری مخالفت کی اور ہمارے راستہ میں روڑے اٹکائے۔ اور اُن لوگوں کی تعداد بھی خاصی ہے جنہوں نے دشمنوں کے ساتھ مل کر کُھلم کُھلا ہماری مخالفت کی۔ ہو سکتا ہے کہ یہی لوگ اب نکل کر سامنے آئیں اور اپنے مقاصد اور پروگرام پیش کریں اور دھوکہ میں ڈالنے والے نعرے اور رٹے ہوئے فقرے دہرائیں۔ مَیں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ تمہارا کوئی قدم غلط سلط باتوں، نعروں اور رٹے رٹائے فقروں کے فریب میں نہ اٹھے۔ ان باتوں کا کوئی اثر قبول کرنا اور انہیں طوطے کی طرح دہرانا فضول ہے۔" (ص ۳۳)

صوبائی تعصب کے خطرہ اور اسکو ہوا دینے والوں کے عزائم کو بے نقاب کرنے کے بعد آپ نے اِس خطرہ کا صحیح خطوط پر مقابلہ کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"آپ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اپنے صوبے سے محبت کرنے اور اپنے مُلک سے محبت کرنے کے معنے اور ان دونوں کے تقاضے الگ الگ ہیں۔ ہمارے فرائض جو ہم پر پوری مملکت کی طرف سے عائد ہوتے ہیں وہ ہمیں صوبائیت سے آگے لے جاتے ہیں۔ ان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی نظر، اپنے خیالات اور وطن دوستی کے تصور میں وسعت پیدا کریں۔ ملک کی خدمت کا اکثر یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ ہم اپنی ذاتی اور صوبائی اغراض کو وسیع تر مقاصد میں ضم کر دیں جس میں سب کی بھلائی اور فائدہ ہے۔ سب سے پہلے ہم پر اپنے ملک کی خدمت فرض ہے، اِس کے بعد اپنے صُوبے، اپنے ضلعے، اپنے قصبہ یا گاؤں کی اور آخر میں خود اپنی۔ یہ نہ بھولئے کہ ہم ایک ایسی مملکت کی تعمیر کر رہے ہیں جسے پُوری دُنیائے اسلام کی قسمت بنانے میں پورا پورا حصہ لینا ہے۔ لہٰذا ہماری نظر وسیع ہونی چاہیئے، ایسی وسیع کہ وہ صوبائی حد بندی، محدود قوم پرستی اور نسلی تعصبات سے بالاتر ہو۔

ہمیں اُس وطن دوستی کو فروغ دینا چاہیئے جو ہمیں ایک متحد اور طاقتور قوم کے سانچے میں ڈھال سکے۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں، وہ مقصد جس کے لئے لاکھوں مسلمانوں نے اپنا سب کچھ کھویا اور جانیں قربان کیں۔" (ص ۳۴، ص ۳۵)

اور پھر آخری انتباہ کے رنگ میں بڑے درد اور سوز کے ساتھ فرمایا:-

"ان تمام باتوں کا تقاضا یہ ہے کہ آپس میں کامل اتحاد، اتفاق اور تنظیم پیدا کی جائے۔ مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپس میں لڑینگے تو ناکام رہیں گے اور متحد رہیں گے تو یقیناً کامیاب ہوں گے۔" (ص ۳۵)

جن خطرات سے قائدِ اعظم نے آج سے ۲۵ سال قبل خبردار کیا تھا وہ اب کُھل کر سامنے آگئے ہیں۔ اِن کا علاج وُہی ہے جو قائدِ اعظم نے تجویز کیا تھا۔ اِس مجرّب نسخہ کو آزمانا آج وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے۔

تفرقہ بازی خُدا کو سخت ناپسند ہے

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو قرآنِ مجید میں باہمی اتحاد و اتفاق کی اِس حد تک تلقین فرمائی ہے کہ وہ باہم ایسے شیر و شکر رہیں گویا کہ وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پھر اتحاد و اتفاق کی عظیم الشان برکات اور تفرقہ بازی کی انتہائی مضرت اور ہولناک انجام کو بھی کھول کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اعتصام بحبل اللہ اور باہمی اتحاد و اتفاق کی اِس اہمیت کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صحابہؓ کو باہم متحد و متفق رہنے کی بار بار تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اِسی لئے احادیث میں اتحاد بین المسلمین کا بڑی کثرت سے ذکر آتا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کو بیش بہا نصائح سے سرفراز کرتے ہوئے فرمایا:-

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْضٰى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا، فَيَرْضٰى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ (مسلم کتاب الاقضیہ)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں ناپسند کرتا ہے۔ اسے پسند ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور سب کے سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو، اتحاد و اتفاق سے رہو اور تفرقہ بازی نہ کرو۔ اور اسے ناپسند ہے قیل و قال یعنی حجت بازی، کثرت سوال اور مال ضائع کرنا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لین دین کے معاملات میں اسلامی تعلیم

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب بموقع جلسہ سالانہ

(۳)

۴۔ خرید و فروخت۔ آپس میں لین دین کے معاملات میں تجارت کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے متعلق قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ (نساء آیت ۳۰)

یعنی اے مومنو تم ناجائز طور پر ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔ ہاں یہ جائز ہے کہ مال کا حصول آپس کی رضامندی سے تجارت کے ذریعے سے ہو۔ اس آیت میں یہ بتایا کہ تجارت کے ذریعہ ایک دوسرے کا مال حاصل کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کسی دھوکہ یا جبر کا پہلو نہ ہو جیسا کہ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ کے الفاظ بتاتے ہیں یعنی اچھی طرح سب باتوں کو جانتا ہوا ایک شخص دوسرے سے کوئی چیز خریدے یا اس کے پاس فروخت کرے یہ نہیں کہ کوئی بے سمجھ یا ناواقف ہو تو اس سے ناجائز فائدہ اٹھا لیا یا کسی پر دباؤ ہو تو اس کا فائدہ اٹھا لیا۔ یا چیز کے نقص کو ظاہر نہ کیا۔ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ میں یہ سارے پہلو داخل ہیں۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ۔

(انعام آیت ۱۵۳)

اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے پورے دو۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ۔

(اعراف ۸۶)

پس چاہیئے کہ ماپ اور تول دونوں پورے دیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں حق سے کم نہ دیا کرو۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا

(بنی اسرائیل ۳۶)

اور جب تم کسی کو ماپ کر دینے لگو تو ماپ پورا دیا کرو اور جب تول کر دو تو سیدھے اور ٹھیک ترازو کے ساتھ تول کر دیا کرو۔ یہ بات سب سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے سب سے اچھی ہے یعنی اس طرح تجارت ترقی پاتی ہے۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ۔

(شعراء ۱۸۲ تا ۱۸۴)

اے لوگو پیمانہ پورا بھر دیا کرو۔ اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والے مت بنو۔ اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں ان کے حق سے کم نہ دیا کرو۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

(سورہ مطففین)

یعنی سودا سلف میں وزن کم دینے والوں کے لئے عذاب ابدی عذاب ہے ان کے لئے جو تول کر لیتے ہیں تو خوب پورا کر کے لیتے ہیں۔ اور جب وہی چیز دوسروں کو تول کر دیتے ہیں۔ تو پھر وزن میں کمی کرتے ہیں کیا یہ لوگ یقین نہیں کرتے کہ وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے اس عظیم الشان دن کا فیصلہ دیکھنے کے لئے جس وقت تمام لوگ سب جہانوں کے رب کا فیصلہ سننے کے لئے کھڑے ہوں گے

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے کس قدر بار بار تاکید فرمائی ہے کہ ماپ تول میں کبھی کمی نہ کرو جو چیز دینے کا اقرار کیا ہو یا جو اس کا حق بنتا ہو وہ ٹھیک اس طرح سے دو اور کسی کو نقصان مت پہنچاؤ۔ کسی کا حق نہ مارو۔ انصاف کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ اگر اس تعلیم پر صحیح طور پر عمل کیا جائے تو معاشرہ کیسا حسین بن جاتا ہے اور تجارت کیسے فروغ پاتی ہے۔ جن اقوام نے ان اصولوں کو مضبوطی سے پکڑا انہوں نے تجارت کے لحاظ سے بھی بڑا فائدہ اٹھایا۔ اور جنہوں نے ان سے انحراف کیا۔ انہوں نے اپنی تجارتیں بھی ضائع کیں اور خدا کو بھی ناراض کیا۔ اعتماد انہی اصولوں پر عمل کرنے سے قائم ہوتا ہے۔ انفرادی لحاظ سے بھی اور قومی لحاظ سے بھی۔ اگر کسی قوم کے متعلق یہ احساس پیدا ہو جائے کہ وہ سودا کرنے کے بعد دھوکہ سے کام لیتی ہے اور ٹھیک اور پورا مال نہیں دیتی تو اس سے تجارت کرنا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ یہی حال افراد کا ہے۔

یہ اصول صرف تجارت کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ پیشوں کے لحاظ سے بھی ان پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے کہ وہ بھی ایک قسم کی تجارت ہی ہوتی ہیں۔ درست مشورہ دینا۔ کسی سے دھوکہ نہ کرنا کام محنت کے ساتھ سرانجام دینا کسی کو حق سے کم نہ دینا۔ انصاف کو مدنظر رکھنا وکالت۔ ڈاکٹری۔ انجنیئرنگ وغیرہ پیشوں پر بھی اس لئے صادق آتا ہے جس لئے تجارت پر۔ پیشہ وروں کو بھی اسی طرح اس تعلیم پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح اشیاء کے تاجروں کو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خرید و فروخت کے آداب بیان فرمائے ہیں۔ چند ایک حدیثیں بیان کی جاتی ہیں:

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا قَالَ يَا رَبِّ آتَيْتَنِيْ مَالَكَ فَكُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ فَكُنْتُ اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ۔

(مسلم کتاب البیوع)

ترجمہ۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے پاس ایک ایسا بندہ لایا جائے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ اس سے دریافت فرمائیں گے تو نے دنیا میں کیا کیا۔ فرمایا وہ ایسا دن ہوگا کہ لوگ کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ وہ بندہ جواب دے گا۔ اے میرے رب تو نے مجھے مال دیا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت اور لین دین کرتا تھا اور میری عادت تھی کہ میں درگذر اور نیک سلوک کرتا تھا۔ خوش حال اور صاحب استطاعت سے بھی آسانی کا معاملہ کرتا تھا اور تنگدست کو بھی سہولت سے ادا کرنے کی مہلت دیتا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ میں زیادہ حق رکھتا ہوں کہ تیرے ساتھ ایسا ہی معاملہ کروں۔ میرے بندے سے درگذر کرو (عقبہ بن عامرؓ اور ابومسعود انصاری کہتے ہیں کہ ہم نے بھی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے خود سنی تھی)

عَنْ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

(بخاری کتاب البیوع)

ترجمہ۔ حضرت حکیم بن حزام بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یہ اختیار ہے کہ وہ سودا فسخ کر دیں۔ اور اگر

خرید و فروخت

۔۔ نہ کرنے والے سچ بولیں اور چیزوں کے عیوب کو بتا دیں تو اللہ تعالےٰ ان کے سودے میں برکت دے گا اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لے کر کسی عیب کو چھپا لیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے اس سودے سے برکت ختم کر دے گا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیٰ بیع اخیه ولا یخطب
علیٰ خطبة اخیه ولا
تسال المرأة طلاق اختها
لتکفأ ما فی اناءها و
فی روایة قال نہی
رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم عن التلقی وان یبتاع
المهاجر للاعرابی وان تشترط
المرأة طلاق اختها
وان یستام الرجل
علی سوم اخیه ونهی
عن النجش والتصریة
(بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہر کا رہنے والا دلال بن کر دیہات سے تجارتی مال لانے والے کا سودا نہ بیچے۔ اسیطرح آپ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ صرف بھاؤ بڑھانے کے لئے بولی دی جائے آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام بھجوائے۔ اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس غرض سے نہ کرے کہ تا وہ اس کی جگہ لے اور اس کا حصہ اپنے برتن میں ڈال لے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تجارتی قافلے کو آگے جاکر ملنے اور سودا کر لینے سے منع فرمایا۔ اسی طرح آپ نے اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شہر کا رہنے والا دلال بن کر کسی دیہاتی کا سامان بکوائے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی عورت اس شرط پر شادی نہ کرے کہ اس کا خاوند اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے اسیطرح کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے محض بھاؤ کو بڑھانے کے لئے بولی نہ دے اور زیادہ قیمت وصول کرنے کے لئے دودھ دینے والے جانور کا دودھ اس کے تھنوں میں نہ روک رکھے۔

عن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم لا تتلقوا السلع
حتی یهبط بها الی الاسواق
(بخاری)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارتی مال لانے والے قافلہ کو آگے جاکر نہ ملو یعنی سامان منڈی پہنچنے سے پہلے ہی نہ خرید لو۔ بلکہ اس تجارتی سامان کو بازار میں آنے دو تاکہ قیمتوں میں اعتدال رہے۔

عن جابرؓ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیه
وسلم قال رحم اللہ
رجلا سمحا اذا باع
واذا اشتری واذا
اقتضی (بخاری)

ترجمہ۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اس شخص پر رحم فرمائے گا جو نرمی کرتا ہے۔ چیز بیچتے اور خریدتے وقت اور اس وقت جب وہ اپنے حق کا تقاضا کرتا ہے۔

وعن جابر رضی اللہ
عنه ان النبی صلی
اللہ علیه وسلم
اشتری منه بعیرا
فوزن له فارجح
(بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک اونٹ خریدا تو اس کی قیمت آپ نے تول کر دی اور کچھ زیادہ دی۔

عن ابی صفوان سوید
بن قیس رضی اللہ عنه
قال جلبت انا و
مخرمة العبدی بزا
من هجر فجاءنا النبی
صلی اللہ علیه وسلم
فساومنا بسراویل
وعندی وزان یزن
بالاجر فقال النبی
صلی اللہ علیه وسلم
للوزان: زن وارجح
(ابوداؤد ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو صفوان سوید ابن قیس سے روایت ہے کہ میں اور مخرمۃ العبدی مقام ہجر سے کپڑا بیچنے کے لئے خرید کر لائے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے ایک پاجامے کا سودا کیا اور ہمارے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو سکے تولا کرتا تھا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اس کی قیمت تول دو اور کچھ زیادہ تول کر دینا۔

عن ابی هریرة ان رسول
اللہ صلی اللہ علیه و
سلم مر علی صبرة
طعام فادخل یده
فیها فنالت اصابعه
بللا فقال ما هذا
یا صاحب الطعام قال
اصابته السماء یا
رسول اللہ قال افلا
جعلته فوق الطعام
حتی یراه الناس من
غشنا فلیس منا
(مسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک غلہ کے ڈھیر پر سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر میں ڈالا تو آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی۔ چنانچہ آپ نے اس غلہ والے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پر بارش آگئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اس کو باقی غلہ کے اوپر کیوں نہ کر دیا تاکہ لوگ دیکھ لیں جو دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ
عنهما ان النبی
صلی اللہ علیه وسلم
نهی عن النجش۔
(بخاری ومسلم)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھاؤ کے نرخ پر نرخ بڑھانے کو منع فرمایا

عن ابی هریرة رضی
اللہ عنه قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یقول
الحلف منفقة للسلعة
ممحقة للبرکة
(بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ فروخت کرتے وقت قسم کھانے سے سامان زیادہ بکتا ہے لیکن یہ چیز برکت اور کمائی کو مٹا ڈالتی ہے

اجرت دینا

اب میں آخری طور پر یہ حصہ لیتا ہوں کہ مزدوروں وغیرہ کو اجرت دینے کے بارہ میں اسلامی تعلیم کیا ہے۔

یہ بھی عہد کی ہی ایک قسم ہوتی ہے جس سے کام کا معاوضہ مقرر کیا جاتا ہے عہد کی پابندی کے متعلق پہلے تفصیل گزر چکی ہے پھر خواہ کسی کو مزدور یا ماتحت کے متعلق عہد ہو اس کا صحیح طور پر نباہنا تو کئی اور طریق سے بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ مثلاً انسانی ہمدردی دلداری وغیرہ۔

ایک اور رنگ میں اللہ تعالےٰ نے سورۃ فاتحہ میں ہی اس کے متعلق تعلیم دے دی ہے اور وہ ہے اپنی صفت رحیمیت بیان فرما کر جس کے معنے ہیں اللہ تعالےٰ نے انسان کے تھوڑے عمل کا بدلہ بے انتہا زیادہ دینا ہے گویا کام اور بدلہ کی آپس میں کوئی نسبت نہیں۔ ورنہ انسان کبھی بھی اپنے تھوڑے اور حقیر اعمال کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کے قابل نہ ٹھہر سکتا۔ انسان صرف نہایت محدود حد تک اس صفت کا اظہار اپنے اخلاق سے کر سکتا ہے اور وہ اس طرح سے کہ جتنی اجرت واجب ہو اس سے زیادہ دینے کی کوشش کرے یہ اپنے اندر احسان کا پہلو بھی رکھے گا۔ اور اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں محسن بننے کی جگہ جگہ تلقین فرمائی ہے اسی طرح سے یہ ساری تعلیمیں ملا کر ایک مومن نہ صرف مزدور کو اس کی اجرت دینے میں ہرگز غفلت نہیں کرے گا بلکہ اسے کچھ زیادہ بھی دے دیا اور اس پر احسان کرنا بھی پسند کرے گا۔ اور بوقت ضرورت ان سے ہر قسم کی ہمدردی بھی کرے گا۔ مزدوروں اور نچلے ملازموں سب کے متعلق اس کا طریق فراخ دلی کا ہوگا۔

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدوروں کی اجرت ادا کرنے کے بارہ میں فرمایا ہے:۔

عن ابن عمر رضی اللہ
عنهما قال۔ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اعطوا الاجیر اجره قبل
ان یجف عرقه۔
(ابن ماجه)

یعنی حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ سوکھنے سے پہلے ادا کرو۔ اس حدیث میں دونوں باتیں ہی آجاتی ہیں۔ اوّل یہ کہ مزدور کو ایسی محنت سے کام کرنا چاہیئے کہ اسے پسینہ آجائے دوسرے اس کی مزدوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوراً ادا کی جائے۔ یہ دونوں باتیں بڑی ضروری ہیں مزدوروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی محنت کا حق ادا کریں اور کام لینے والے کو چاہیئے کہ ان کی مزدوری جلد سے جلد ادا کرے۔ یہ نہ ہو کہ مزدور یہ کوشش کرے کہ کم سے کم محنت کرے اور مالک یہ کوشش کرے کہ اس کی مزدوری کو روک لے یا پوری اور بروقت نہ دے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالیٰ ثلاثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ رجلٌ اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرًّا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرًا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ۔

(بخاری)

یہ حدیث عہد کو پورا کرنے کے تحت پہلے بھی درج ہو چکی ہے۔

یعنی حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین شخص ہیں جن کا میں قیامت کے دن دشمن ہوں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر اس نے دغا کیا اور ایک وہ شخص جس نے آزاد شخص کو پکڑ کر بیچ دیا۔ اور اس کی قیمت کھا لی۔ اور ایک وہ شخص جس نے ایک مزدور رکھا اور اس سے پورا کام لیا لیکن اسے اس کی مزدوری نہ دی۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۱/۲/۷۴ کو ازراہ شفقت حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز عبدالباری صاحب احمدی قائد خدام الاحمدیہ کوپن ہیگن ڈنمارک کا نکاح عزیزہ مبارکہ بشریٰ بنت محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ سے دس ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح مبارک کرے۔ اور انہیں اسلام و احمدیت کے بہترین خادم بنائے۔

(فضل القادر معلم وقف جدید)

قائدین اضلاع اور نگران حلقہ جات توجہ فرمائیں

آپ کی خدمت میں مجالس کی ماہانہ رپورٹس کا جائزہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ ایسی مجالس جنہوں نے مرکز میں ماہانہ رپورٹ نہیں بھجوائی۔ ان سے رپورٹ حاصل کر کے مرکز میں بھجوائیں اور قائد صاحب کو تاکید کریں کہ آئندہ ہر ماہ ان کی رپورٹ بروقت مرکز میں پہنچنی چاہیئے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۱۳/۱/۷۴ کو محترمہ بشریٰ امجد صاحبہ بنت محترم ماسٹر محمد امجد علی صاحب راولپنڈی کے نکاح کا اعلان محترم صفی الدین صاحب ابن قاضی رشید الدین احمد صاحب بشیر ان فیکٹری کے ساتھ مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے چھ ہزار روپیہ مہر پر فرمایا۔ تقریب رخصتانہ اسی روز عمل میں آئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ (نصیر احمد ناصر ایم اے مربی راولپنڈی)

جدید فیشن کے مطابق سونے کے

سادہ و جڑاؤ زیورات

اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ و برتن کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون ۵۲۶۲۳

کراچی کے بہترین علاقہ میں رہائش کے متمنی احباب کے لئے

ضروری اطلاع

کراچی شہر کے بہترین علاقہ میں رہائش رکھنے کے متمنی احباب کے لئے ہم مسرت سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ کے، ڈی، اے کی مشہور اسکیم گلشن اقبال (نمبر ۲۴) میں ہم ۴۰۰ مربع گز اور ۲۴۰ مربع گز زمین پر بنگلے اور کئی منزلہ عمارت کی تعمیر کا کام فلیٹوں کی شکل میں شروع کر رہے ہیں ضرورتمند احباب کے لئے مناسب شرائط پر بنک سے قرض کا بھی انتظام کر لیا ہے جس کی ادائیگی آسان اقساط میں خریدار احباب کر سکیں گے۔

خواہشمند احباب ہم سے مندرجہ ذیل پتہ پر پانچ روپے ادا کر کے ضروری تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں۔

دی ایسٹرن سروسز لمیٹڈ

۱۴۔ ایم۔ اے۔ جناح روڈ کراچی ۲ ٹیلیفون ۲۲۹۸۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری کردہ بابرکت سکیم نصرت جہاں آگے بڑھو کے ذریعہ سرزمین بلال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عظیم الشان انقلاب بپا ہو رہا ہے احمدی مبلغین کے دوش بدوش ہمارے احمدی واقف ڈاکٹر بھی مصروف جہاد ہیں اور اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل نازل ہو رہا ہے۔ مثلاً سیرالیون میں ہمارے واقف ڈاکٹر مکرم طاہر محمود صاحب اپنے خط محررہ ۷۲-۱۲-۱۰ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارے متعلق مشہور ہے کہ ان کے پاس خاص دوائیاں ہیں۔ جو مریضوں کو جلد آرام دیتی ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے ہم تو بالکل معمولی سے ڈاکٹر ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے ہم مریض کا علاج کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ تو پتہ بھی نہیں چلتا اس کو کیا بیماری تھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ شفایاب ہو جاتا ہے ... یہاں کا ایک بڑا آدمی کافی عمر کا تھا اور بڑا بیمار، پیر وغیرہ سوجے ہوئے تھے اور دل بھی کافی خراب تھا یہاں کا موجودہ چیف مجھے اس کے علاج کی غرض سے اس کے گھر لے گیا میں نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ چند دنوں کا مہمان ہے کوئی ٹیکہ وغیرہ بھی نہ لگایا تاکہ اگر مر گیا تو لوگ یہ نہ کہیں کہ ڈاکٹر کے ٹیکوں سے مر گیا ہے۔ چند وٹامن کی گولیاں دے دیں مگر حیرت کی بات ہے کہ وہ چند دنوں تک چل کر میرے گھر آیا اور میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے"۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

انصاراللہ کی ماہانہ کارگزاری کا نیا فارم

حسب فیصلہ شوریٰ انصاراللہ ہش ۱۳۵۱ مجلس انصاراللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری کا نیا فارم جو پہلے کی نسبت مختصر کر دیا گیا ہے چھپوا کر مجالس کو ارسال کر دیا گیا ہے جن مجالس کو نہ ملا ہو وہ براہ کرم دفتر کو اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بھجوایا جا سکے۔

یہ رپورٹ فارم مجالس کو اس لئے بھجوایا گیا ہے تاکہ وہ اپنے کام کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک اس رپورٹ فارم پر بھجوایا کریں۔ جو مجالس باقاعدگی کے ساتھ اپنی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹیں نہیں بھجواتیں ان کو اس سال کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ رپورٹ بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲ فروری ۱۹۷۳ء کو ½۲ بجے محترمہ بشریٰ پروین بنت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ سعادت احمد خان صاحب ابن چوہدری برکت علی صاحب مرحوم سابق وکیل المال کے مکان پر منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

ان کا نکاح گزشتہ سال ۱۶ اکتوبر کو جمیل احمد صاحب ابن چوہدری عبدالمجید صاحب چک ۹۶ گھسیٹ پورہ ضلع لائل پور سے چار ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ عزیزم چوہدری خورشید احمد صاحب (بنت بزرگوار برادرم شیخ شاہ محمد صاحب آف کوئٹہ) ۹ اور ۱۰ فروری ۷۳ء کی درمیانی شب لاہور میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت بعد نماز عصر مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر تالیف تصنیف نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور مخلص احمدی خاتون تھیں دو لڑکے اور دو لڑکیاں

اپنی یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ احباب بلندی درجات کے لئے اور جملہ لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری

دفتر وقف عارضی۔ ربوہ

سرحد اور بلوچستان کے گورنروں کو برطرف کر دیا گیا

حالیہ واقعات کے پیش نظر یہ اقدام میرے لئے ضروری ہو گیا تھا (صدر بھٹو)

راولپنڈی ۱۵ فروری۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے صوبہ سرحد اور بلوچستان کے گورنروں کو برطرف کر دیا ہے اور کہا ہے کہ حالیہ واقعات کے پیش نظر یہ امر میرے لئے لازمی ہو گیا ہے کہ میں صوبوں میں ایسے گورنر مقرر کروں جن پر مجھے مکمل اعتماد ہو۔ اور جو دیانتداری کے ساتھ میرے احکام پر عمل کر سکیں۔

کل رات گئے پریذیڈنسی سے جاری کردہ ایک اعلان میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ صدر نے صوبہ سرحد کے گورنر ارباب سکندر خان خلیل اور بلوچستان کے گورنر مسٹر غوث بخش بزنجو کے نام یکساں مضمون کا ایک خط لکھا ہے اور اس کے ذریعے دونوں گورنروں کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ ملک میں حال ہی میں جو واقعات پیش آئے ہیں ان کے پیش نظر میرے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ میں ان دونوں صوبوں میں ایسے گورنر مقرر کروں جن پر مجھے پورا اعتماد ہو اور جو میرے احکام پر دیانتداری کے ساتھ عمل کر سکیں۔ خط میں اس توقع کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ برطرف ہونے والے دونوں گورنر ملک کے وسیع تر مفاد کو باقی تمام امور پر ترجیح دیں گے اور تعاون کے جذبہ کا اظہار کریں گے۔ صدر نے اس امر کو بھی واضح کیا ہے کہ آئین کی رو سے گورنر اس وقت تک ہی اپنے عہدوں پر کام کر سکتے ہیں جب تک کہ انہیں صدر کا اعتماد حاصل ہو۔ برطرف ہونے والے دونوں گورنروں نے اپنی تقرری کے وقت اس امر کا وعدہ کیا تھا کہ وہ صوبوں میں صدر کے نمائندہ کی حیثیت سے کام کریں گے اور اس کے جملہ احکام کی تعمیل کریں گے۔ چونکہ بدقسمتی سے ہر دو گورنر اپنے اس وعدہ کے مطابق کام نہیں کر سکے۔ اس لئے انہیں برطرف کرنا ملک کے وسیع تر مفاد کے لئے ضروری سمجھا گیا۔

لاہور ۔ گجرات ۱۵ فروری۔ چوہدری ظہور الٰہی ممبر قومی اسمبلی کے مکان پر چھاپہ مار کر پولیس نے بہت سے غیر قانونی اسلحہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ حکومت پنجاب نے ایک ہینڈ آؤٹ میں بتایا ہے کہ نیپ کے جن عہدیداروں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں سے ایک نے یہ بتایا تھا کہ چوہدری ظہور الٰہی کے پاس بہت سا اسلحہ موجود ہے۔

شکریہ احباب

میرے بڑے بھائی جان محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب (آف ملتان) کی وفات پر میرے اور میرے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ سلسلہ احمدیہ کے بہت سے بزرگوں عزیزوں اور دوستوں نے ذاتی طور پر اور بذریعہ تار و خطوط جس طرح تعزیت و ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب و دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس شفقت و محبت سے ہماری دلداری کی ہے اس سے ہم سب کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے سکینت عطا فرمائی ہے۔

میں اپنی طرف سے اور اپنے بڑے بھتیجے چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ ملتان اور دیگر افراد خاندان کی طرف سے سب بزرگوں دوستوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ آمین میں فرداً فرداً بھی اپنے محسنوں کو جواب دینے کی کوشش کر رہا ہوں۔

(محمد شریف جنجوعہ جنرل مینجر سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۶۵۷